ڈاکٹر ظہور الدین احمد

صابئین

صابئین کے متعلق کافی تحقیق ہو چکی ہے، لیکن اس کے باوجود ان کے وجود اور تشخص کے متعلق اس قدر متضاد بیانات ہیں کہ یقینی اور حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ زمانے میں عراق اور جنوبی ایران میں صابئین کے نام سے جو لوگ آباد ہیں کیا یہ اس گروہ کے باقیات میں سے ہیں جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے. میں نے قرآن مجید میں مذکور بیانات کے پیش نظر ان کی ذات وصفات کے متعلق تشخیص کرنے کی کوشش کی ہے. میرے خیال میں وہ مذہبی گروہ کی حیثیت سے دنیا میں کہیں موجود نہیں ہیں.

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (المائدہ ۶۹)

(وہ لوگ جو ایمان لائے اور جو یہودی، صابئون اور نصاری میں سے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائیں گے اور اعمال صالحہ کریں گے انھیں نہ کسی قسم کا خوف ہوگا نہ حزن)

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج (البقرہ: ۶۲)

(وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی النصاری اور صابئین کہلاتے ہیں، ان میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں گے، ان کے رب کے پاس ان کا اجر موجود ہے)

۳۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط (الحج: ۱۷)

(مومن، یہودی، صابئی، نصاری، مجوس اور مشرکین کے اختلافات کے بارے میں خدا تعالی

روز قیامت فیصلہ کرے گا۔)

مندرجہ بالا آیات کے مطالعے سے کم سے کم یہ نکات واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ یہود، نصاریٰ اور مجوس کی طرح صابئین کا بھی ایک مشخص مذہبی گروہ موجود تھا۔

۲۔ چوں کہ دوسرے اہل کتاب کے ساتھ صابئین کا ذکر ہے اس لیے ان کو بھی اہل کتاب شمار کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ صابئی مشرک نہیں تھے کیوں کہ ایک آیت میں ان تین گروہوں سے الگ مشرکین کا ذکر ہے۔

۴۔ اہل کتاب ہونے کی صورت میں صابئین کا بھی کوئی نبی اور رسول ہوگا جو اللہ کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہوگا۔

۵۔ جس طرح یہود، نصاریٰ اور مجوس اصلی ہدایت خداوندی سے منحرف ہوگئے اسی طرح صابئین بھی اپنے اصلی دین کو چھوڑ گئے ہوں گے۔

۶۔ یہود، نصاریٰ، صابئین کو اس گروہ کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جو نئے نئے مسلمان ہوئے یا ایمان لائے لیکن ابھی تک ان کا ایمان پختہ نہیں ہوا تھا یا انھوں نے اپنے کردار سے اپنے پختہ ایمان کو ثابت نہیں کیا تھا۔

۷۔ خدا ان چاروں گروہوں کو یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ قرآنی فرمودات کے مطابق اپنے ایمان کو درست کریں گے، یوم آخرت پر یقین رکھ کر اعمال صالحہ کریں گے تو ان کو ضرور اجر ملے گا اور وہ عذاب سے نجات پانے کے امیدوار ہوں گے۔

۸۔ رسول خدا کے زمانے میں صابئین کا گروہ ضرور موجود ہوگا اور قرآن کے مخاطبین ان کو پہچانتے ہوں گے۔

ان نکات کی روشنی میں صابئین سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے قرآن کی وہ تفسیری روایات سب سے مستند اور اہم ہونی چاہئیں جو احادیث کے ذریعے ہم تک پہنچیں، لیکن احادیث کے بیانات سے بھی کم از کم میں تو کسی واضح نتیجے پر نہیں پہنچ سکا۔ اب مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ کیجیے۔

۱۔ قَالَ ابوعبداللہ ۔ صبا خرج من دین الی دین غیرہ (بخاری، تیمم، ۶)

(صبا یعنی جو ایک دین سے دوسرے دین میں چلا گیا)

۲۔ قال ابو العالیۃ ۔ الصابئین فرقۃ من اھل الکتاب ۔ یقرؤن الزبور

(ابو العالیہ نے فرمایا ۔ صابئین اہل کتاب کا ایک گروہ ہے وہ زبور پڑھتے ہیں) (بخاری تیمم ۶)

۳۔ الصابئ بین الکعبۃ و استارھا (مسلم ، فضائل الصحابہ (ابو ذر مسند احمد ، ۵ ، ۸۴)

(صابی کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ہے)

ابو جعفر محمد بن جریر طبری (۲۲۴-۳۱۰) نے اپنی تفسیر جامع البیان فی تاویل آی القرآن میں صابئین سے متعلق دیگر صحابہ سے مندرجہ ذیل روایت مجاہد اور قتادہ سے روایت کی ہے ۔

الصابئون بین المجوس والیھود ۔ لا تؤکل ذبائحھم ولا تنکح نساؤھم [1]

(صابئون ، مجوس اور یہود کے بین بین ایک گروہ ہے ۔ ان کے ذبیحے نہ کھاؤ اور ان کی عورتوں سے نکاح نہ کرو)

ابن زید سے روایت ہے :۔ الصابئون اھل دین من الادیان کانوا بجزیرۃ الموصل یقولون لا الٰہ الا اللہ ولیس لھم عمل ولا کتاب ولا نبی ۔ یقولون للنبی و اصحابہ ھؤلاء الصابئون یشبھونھم بھم [2]

(صابئین ، مذاہب میں سے ایک مذہب رکھنے والے ہیں ۔ وہ جزیرہ موصل میں موجود ہیں ۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں لیکن اس پر ان کا عمل نہیں ۔ ان کے پاس کتاب نہیں ، نہ ان کا نبی ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اور ان کے اصحاب کو کہتے ہیں کہ یہ صابئی ہیں اور اپنے آپ کو ان سے مشابہ کرتے ہیں)

زیاد کا قول ہے جو حضرت معاویہ کے زمانے میں والی عراق تھا ۔ ان الصابئین یصلون الی القبلۃ ویصلون الخمس ، فاراد ان یضع الجزیۃ فخیر بعد انھم یعبدون الملئکۃ [3]

(صابئین قبلہ رخ نماز پڑھتے ہیں اور پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں ، اس نے ان سے جزیہ اٹھا لینے کا ارادہ کیا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں تو ارادہ بدل لیا)

طبری کے علاوہ جلال الدین سیوطی نے ابن ابی حاتم کے ذریعے وہب بن منبہ سے ایک اور روایت لکھی ہے ۔ الصابئ الذی یعرف اللہ وحدہ ولیست لہ شریعۃ یعمل بھا ولم یحدث کفرا [4]

(صابئین اللہ کو ایک جانتے ہیں ، ان کے پاس شریعت نہیں جس پر عمل کریں ، لیکن ان سے کفر ظاہر نہیں ہوا)

---

[1] ۔ تفسیر طبری ، جزء الثانی ، مصر ، ص ۱۴۶ [2] ایضاً ص ۱۴۷ [3] ایضاً

[4] ۔ الدر المنثور فی تفسیر الماثور ، مصر ، جزء الاول ، ص ۷۵ ،

علامہ محمود الالوسی بغدادی نے صابئین کے متعلق امام ابو حنیفہؒ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ انھم لیسوا بعبدۃ اوثان وانما یعظمون النجوم کتعظیم الکعبۃ وقیل ھم موحدون یعتقدون تاثیر النجوم ویقرون لبعض الانبیاء کیحیٰی علیہ السلام وقیل یقرون باللہ تعالیٰ ویقرؤن الزبور ویعبدون الملئکۃ ویصلون الی الکعبۃ ۵؎

(وہ بتوں کی پرستش نہیں کرتے، وہ کعبہ کی طرح ستاروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ موحد ہیں، ستاروں کی تاثیر پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ انبیاء میں سے حضرت یحییٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ زبور پڑھتے ہیں، فرشتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ کعبہ رخ نماز پڑھتے ہیں)

صابئین سے متعلق قرآن میں مذکورہ آیات سے ظاہر ہے کہ ابتدائی مومن، یہود، نصاریٰ مجوس اور صابئین خدا کے مبعوث دین کے پیرو تھے۔ ان کے لیے نبی آئے اور احکام لائے لیکن بعد میں وہ توحید کی راہ سے منحرف ہو گئے اور دوسرے عقائد کے پیرو ہو گئے، اسی لیے خدا انھیں دوبارہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے کی تاکید کرتا ہے۔

روایات سے یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ۔

"صابئین خدائے یکتا پر ایمان رکھتے تھے، مشرک نہیں تھے، ان کی طرف نبی آیا اور شرعی احکام لایا، وہ اپنے زمانے میں نماز بھی ادا کرتے تھے، ہو سکتا ہے زبور بھی پڑھتے ہوں، بعد میں کواکب کی تعظیم کرنے لگے ہوں اور ان کی تاثیر پر اعتقاد رکھتے ہوں۔

۵؎ المختصر فی اخبار البشر، ابی الفدا، بیروت (ص ۸۱ - ۸۲) ج۱

۶؎ کتاب التنبیہ والاشراف، مسعودی، بیروت، ۱۹۶۵ء، ص ۱۶۔

7. Prophry — (Latin Porphrius) — original name, Malchus-Greek Scholar and Neoplotonic Philosopher. Born in Syria, studied under Longinus and in Rome (262 AD) under Plotinus. Author of Adversus Christianus and Commentries on Aristotle.

صابئین کی قدامت کے متعلق ابوالفدا نے ابن حزم کا ایک قول نقل کیا ہے جنہوں نے فرمایا کہ صابئین کا دین، دنیا میں سب سے اقدم دین تھا. پھر ان میں حوادث واقع ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے ان میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو مبعوث کیا ۵؎

عرب مصنفین میں سے صابئین کے متعلق قدیم ترین شہادت ابوالحسن علی بن الحسین المسعودی (م - ۳۴۶ھ) کی ہے، اس نے بعض بیانات میں دو گروہوں کے متعلق اطلاعات کو خلط ملط کیا ہے۔ کچھ باتیں بعض روایات پر مبنی ہیں ۔

ابن ندیم کا بیان ہے: قدیم صابئین مصری بھی تھے اور یونانی بھی مصری صابئین میں سے باقی ماندہ حرانی صابئین ہیں، وہ تبرک کے طور پر قبلے کے طرف رخ کرتے ہیں اور شمال کی طرف پشت وہ اکثر ان غذاؤں سے منع کرتے تھے جو یونانی صابئین کھاتے تھے. مثلاً خنزیر کا گوشت، چوزے، لہسن اور لوبیا ۶؎

وہ افلاطون کے اس قول کے پیرو ہیں. من عرف نفسہ حقیقۃ المعرفۃ تالّہ. اور صاحب منطق کے اس قول پر عمل پیرا ہیں ۔ من عرف نفسہ فقد عرف بھا کل شیئ. فرفریوس ۷؎ الصوری مصنف کتاب الیساغوجی ۸؎ اور انابوکاہن مصری کے درمیان ارسطو کی کتاب منطق پر مباحثہ ہوا، فرفریوس عیسائی تھا اور چھپے چھپے یونانی صابئین کی مدد کرتا تھا اور انابو مصری صابئین کی حمایت کرتا تھا جو فیثاغورث ۹؎ تالیس الملطی کے پیرو تھے۔ علوم الٰہیہ پر سوالات وجوابات کے طور پر ان کے رسائل لکھے گئے ۱۰؎

صابئہ نے جواہر عقلی کے ناموں اور آسمانی سیاروں کی شکلوں پر جو ہیاکل بنائے ہیں، ان میں سے ہیکل علت اولیٰ، ہیکل عقل، ہیکل السیاست، ہیکل الصورۃ، ہیکل النفس دائرے کی شکل میں ہیں ہیکل زحل مسدس، ہیکل مشتری مثلث، ہیکل المریخ مربع مستطیل، ہیکل الشمس مربع، ہیکل الزہر

---

8. Isaghoji -- Porphry's Introduction to Aristotle's Orgasm.

9. Pythagoras -- Greek Philospher and Mathematician. Born in Samoa, settled in Corotona (536 B.C.) Famous for his doctrine Metampsychosis and earthly life is only a purification of the soul.

مثلث میں مربع ہیکل عطارد مربع میں مثلث اور ہیکل القمر مثمن شکل میں ہیں ۱۱؎

مسعودی ہی نے بیان کیا ہے کہ شہر حران باب الرقہ میں معلیتیا کے نام سے صابئہ کا معبد ہیکل آزر کے نام سے موجود ہے۔ ابن میشون قاضی (م۔ بعد ۳۰۰ھ) کا ایک طویل قصیدہ ہے جس میں اس نے صابئہ کے مذاہب کا ذکر کیا ہے۔ اس نے اس مکان کا بھی ذکر کیا ہے جس کے چار تہ خانے ہیں۔ اس میں مختلف شکلوں کے بت ہیں جو آسمانی اجسام کے مشابہ ہیں۔ شہر حران باب مجمع الصابئہ میں دروازے کے ہینڈل پر سریانی زبان میں افلاطون کا قول لکھا ہوا تھا من عرف ذاتہ تألہ ۱۲؎

مسعودی کے بعد قدیم مصنف ابن ندیم (م۔ ۳۸۵) ہیں جنھوں نے صابئین کے عقائد و افکار کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ چونکہ ان کا بیان تحریری شہادت پر مبنی ہے، اس لیے اسے قبول کرنے میں کوئی چیز مانع نہیں۔ یہ بیان الفہرست میں مقالہ نہم، فن اول سے لیا گیا ہے۔

" صابئہ متفق ہیں کہ عالم ایک ازلی علت ہے جو واحد و یکتا ہے۔ اس کے اصحاب عقل و تمیز بندے اس کی ربوبیت کے قائل ہوتے ہیں۔ خدا بندوں کی رہنمائی کے لیے پیغمبر بھیجتا ہے جو بشیر و نذیر ہوتے ہیں صابئین تین نمازیں پڑھتے ہیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے، دوسری زوال آفتاب تک تیسری غروب آفتاب تک ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا قبلہ قطب شمالی ہے۔ ان کے ہاں تیس روزے ہیں، لیکن تین مہینوں میں مختلف دنوں میں متعین ہیں۔ حیوانات کی قربانی سے وجہ تقرب کا عقیدہ بھی عام ہے۔

ابن ندیم نے ابو یوسف ایشع قطیعی نصرانی کی کتاب کشف من مذاہب الحرانیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حران میں صابئہ آباد تھے۔ ان کے لمبے بال اور لمبی قبائیں دیکھ کر مامون الرشید (۱۹۸ھ - ۲۱۸ھ) نے اپنے ایک سفر میں ان کے احوال و کوائف دریافت کیے۔ انھوں نے کہا۔ ہم حرانی ہیں۔ مامون نے کہا، تم اہل کتاب نہیں اور نہ جزیہ کی شرط پر تم سے صلح کی گئی ہے۔ تم سے جزیہ نہیں لیا جا سکتا، تم یا تو مسلمان ہو جاؤ یا اہل کتاب میں سے ہو جاؤ۔ حرانیوں نے ایک شیخ کے مشورے پر اپنے آپ کو قرآن میں مذکورہ صابئین سے منصف کر لیا۔ بعض نصرانی ہو گئے اور بعض نے

۱۱؎ مروج الذہب، مسعودی، جلد ثانی۔ مصر، ۱۹۴۸۔
۱۲؎ ایضاً۔ ص ۲۳۷، ۲۵۰۔

اسلام قبول کرلیا. سفر سے واپسی پر مامون وفات پا گیا اور ان میں سے بعض اپنے سابقہ عقائد پر لوٹ گئے۔

ابن ندیم نے صابئہ کے رسوم، عجیب وغریب طریقوں، عیدوں، قربانیوں اور مہینوں کا حال بیان کیا ہے۔ اس کے یہ بیانات ان کی کتاب الحاتفی مؤلفہ ابوسعید وہب بن ابراہیم نصرانی کی ایک تحریر سے ماخوذ ہیں۔

البیرونی نے ان کے آثار قدیمہ میں سے ایک قبے کا ذکر کیا ہے جو جامع دمشق کی محراب کے اوپر ہے یہ ان کی عبادت گاہ تھی۔ یہود نے ان کو کنیسہ بنایا. نصاریٰ نے اسے بیعہ بنایا اور غلبۂ اسلام پر مسلمانوں نے اسے مسجد میں تبدیل کر دیا [۱۳]

شہرستانی (۴۷۹ - ۵۴۸ھ) نے صابئین کے افکار وعقائد سے متعلق مفصل باب لکھا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ان کا ایمان ہے کہ جہان کا ایک بنانے والا، پیدا کرنے والا دانا اور حادثات کی علامات سے پاک ہے۔ اس کے جلال تک رسائی سے متعلق اپنی بے چارگی کا اعتراف واجب ہے۔ مقربین کے وسائل سے اس کے نزدیک ہو سکتے ہیں [۱۴]

شہرستانی نے باب کے آخر میں بتایا ہے کہ صابئین عقائد کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں شمار ہوتے ہیں [۱۵]

۱۔ اصحاب الہیاکل: وہ کہتے تھے کہ ان کے لیے ایک متوسط (وسیلہ) ہونا ضروری ہے جس کی طرف وہ دیکھ سکیں، اس کی طرف رجوع کر سکیں۔ اس کے نزدیک ہو سکیں اور اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس لیے انھوں نے سات سیاروں کے ہیاکل وضع کیے ہیں۔

۲۔ اصحاب الاشخاص۔ (مجسموں والے) ان کا عقیدہ ہے کہ ہیاکل (سیارات) کے لیے طلوع وغروب ہے، رات کو دکھائی دیتے ہیں، دن کو چھپ جاتے ہیں، اس لیے ان کی طرف توجہ و تقرب نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہم مجسمے (تماثیل) آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں اور ہیاکل کی طرف توسل کرتے ہیں، اور روحانیوں کے وسیلے سے خدائے پاک و برتر کے قریب ہوتے ہیں۔

۱۳ے آثار الباقیہ عن القرون الخالیہ مترجمہ فارسی، تہران، ۱۳۲۱ھش، ص ۲۲۶ - ۲۲۷۔

۱۴ے الملل والنحل ص ۲۴۹

۱۵ے ایضاً ص ۵۔

۳۔ فرقہ حرنانیہ :۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خالق کائنات ذات کے لحاظ سے واحد اوّل، اصل اور ازلی ہے لیکن وہ کثیر ہے کیونکہ دیکھنے والوں کے لیے مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہے۔ وہ سات سماوی کواکب اور ارضی اشخاص (تماثیل) میں ظہور پذیر ہوا ہے جو خیر، عالم اور فاضل ہیں لیکن خدا کی وحدت ذات محو نہیں ہوتی۔

۴۔ تناسخی اور حلولی : ان کا عقیدہ ہے کہ ایک شخص کی استعداد کے مطابق کُلی طور پر یا جزوی طور پر اس کی ذات میں حلول ہوتا ہے۔ خدا ایک ہے۔ اس کا فعل بھی واحد ہے، وہ تمام ہیاکل میں نمودار ہوتا ہے لیکن اس حد تک کہ اس کے فعل کے آثار ان میں موجود ہوتے ہیں۔ سات ہیاکل ہمارے سات اعضا ہیں۔

قدیم ترین عربی مآخذ سے صابئین کا یہ مختصر تعارف ان کی تعیین و تشخیص کے لیے کافی ہے ان مآخذ میں بعض ایسے بیانات بھی درج ہیں جو بعض روایات پر مبنی ہیں اور ان کی تحقیق و تصدیق نہیں ہو سکتی۔

صابئین شمالی عراق میں پھیلے ہوئے تھے۔ مامون الرشید (۱۹۸ — ۲۱۸ھ) نے ان کی ذہنی استعداد کے پیش نظر ان سے رواداری کا سلوک کیا۔ ۲۵۹ھ میں ثابت بن قرہ صابی اپنے ہم مذہبوں سے الگ ہو کر بغداد آ گیا۔ ثابت کے بیٹے سنان نے اسلام قبول کر لیا۔ ۳۶۴ھ میں خلیفہ المطیع اور خلیفہ الطائع کے کاتب ابواسحاق بن ہلال صابئی نے حران، رقہ اور دیار مضر کے صابئین کو بھی اہل ذمہ شمار کر لیا۔ ۴۲۴ھ میں حران میں ایک چاند کا معبد باقی تھا۔ اسی سال فاطمیین مصری نے اس پر قبضہ کر لیا [۱۶]

صابئین میں سے مندرجہ ذیل افراد بہت نامور ہوئے۔

ثابت بن قرہ۔ مہندس، ہیئت دان، مترجم اور فلسفی سنان بن ثابت، طبیب اور ماہر کائنات جوّی، ثابت بن سنان اور ہلال بن محسن، مؤرخین، ابواسحاق بن ہلال۔ وزیر۔

البتانی (Al-bategnus) ہیئت دان، ابوجعفر الخازن، ریاضی دان، ابن الوحشیہ۔ مصنف فلاحۃ النبطیہ، جابر بن حیان، کیمیا دان۔

---

[۱۶] دائرۃ المعارف اسلامیہ (اردو) زیر عنوان: الصابئون، ص ۶۰۵

انیسویں صدی میں مستشرقین اور دوسرے ممالک کے مصنفین نے بھی صابئین کے متعلق تحقیق کی ہے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں ۔

1. D. Chwolrohn. Die Sabier under der Scabiamus St. Petersburg. 1856.

۲۔ حسن علی ممتحن۔ تحقیق در احوال و مذاہب و رسوم صابیان عراق و خوزستان، تہران۔

۳۔ سید عبدالرزاق الحسینی۔ الصابئون فی حاضرہم و ماضیھم۔ لبنان ۱۳۷۰ھ

۴۔ صابئین ڈاکٹر شہین دخت مقدم۔ اورینٹل کالج میگزین۔ شمارہ خاص، سلسلۂ جشنِ جامعہ پنجاب لاہور، ۱۹۸۱، ص ص ۱۰۹-۱۵۰۔

5. Encyclopaedia of Islam Sabaens – by Carra de Vant.

۶۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی نے ماہنامہ فکر و نظر (اسلام آباد) شمارہ نومبر و دسمبر ۱۹۸۱ء میں الصابئون پر مفصل مقالہ لکھا ہے اور ابن ندیم، مسعودی، خولسون اور دوسرے مقالہ نگاروں کے بیانات کا تجزیہ و تحلیل کر کے ان پر تنقید کی ہے اور اپنی تحقیق کا حاصل یہ بیان کیا ہے کہ صابئین وہ لوگ تھے جن کی طرف حضرت ابراہیم مبعوث ہوئے ۔

اکثر مستشرقین اور ایرانی محققین نے اس مذہبی یا نسلی فرقے کو فرقہ صابئین قرار دیا ہے جو بقول ڈاکٹر شہین دخت عراق و ایران میں اٹھارہ ہزار افراد پر مشتمل ہوگا اور یہ لوگ ایران میں اہواز، فرشہر، آبادان، شادگان، دشت ہیشان اور عراق میں بغداد، حلہ، عربہ، دیوانیہ، عمارہ، کرت دیالی، کرکوک، موصل، سلیمانیہ، بصرہ وغیرہ میں زندگی گزار رہے ہیں اور تجاری، کاشت کاری، آہن گری، مینا کاری اور زیور سازی جیسے پیشوں سے متعلق ہیں۔ یہ لوگ اسرار آمیز ہیں، اور اپنے عقائد و افکار بتانے اور مذہبی کتابیں دکھانے میں بخل سے کام لیتے ہیں E.S. Drowert نے سترہ اٹھارہ سال ان کے اندر رہ کر ان کی زبان اور مذہبی کتابوں تک رسائی حاصل کی اور مطالعہ و مشاہدہ کے بعد ایک مستند کتاب *Mandeans of Iraq and Iran* شائع کی۔ اس کتاب میں مندرجہ بیانات سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوئی ہے کہ یہ لوگ قرآن میں مذکورہ صابئین کے بس ماندگان نہیں، یہ لوگ اپنے آپ کو مندائی کہتے ہیں۔

انگریزی میں۔ Mandaean مستشرقین نے ان کے متعلق بڑی تحقیق کی ہے اور مقالات لکھے ہیں۔
اور کتابیں شائع کی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل کتابیں قابلِ ذکر ہیں:

Brandt. Die Manodusche Religion, Lypzig, 1889.
Brandt. Mandaische Schripten, Gottingam, 1893.

Article on Mandaeus in Encyclopaedia of Religion and Ethics.

لیکن مس Drower کی کتاب سب سے زیادہ مستند ہے۔

صابئین اور مندائیوں کو ایک ہی گروہ سمجھنے کا مغالطہ اس لیے ہوا کہ صابیہ کو صوبی/صباۃ صوبا بھی لکھتے ہیں۔ مندائیوں کو صوبا/صوبی بھی کہتے ہیں۔ جس کے معنی عام بولی میں پانی میں ڈبونا/غوطہ دینا ہے جو مندائیوں کی بنیادی مذہبی رسم ہے اور اسی وجہ سے یہ لوگ دریاؤں کے کنارے آباد ہوتے ہیں اور گھروں کے قریب حوض بناتے ہیں تاکہ پانی سے متعلق رسم آسانی سے ادا ہو سکے۔ یہ رسم مذہبی پیشواؤں کے ذریعے ادا ہوتی ہے اور مذہب کا جزو سمجھی جاتی ہے۔ صرف اسی رسم کی بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ قرآن میں مذکورہ صابئین مندائی نہیں ہو سکتے۔ مندائی اور صوبی نام کے متعلق ڈرور نے خود وضاحت کی ہے۔

"The appellate Subba (Singular Subbi) is a colloquial form which these people accept referring to their principal cult, immersion, but the more formal name of the race and religion, used by themselves is Mandai or Mandaeus." (P.1)

عربوں نے انہیں مغتسلہ بھی کہا ہے یعنی غسل لینے والے اور مستشرقین انہی کو قرآن میں مذکورہ صابئین سمجھتے ہیں۔ مثلاً Encyclopaedia of Religion and Ethics میں Elkasites پر مقالہ نگار نے لکھا ہے۔

"The Mughtasila – they are in fact the Sabeans of the Marshes; They must, accordingly be regarded identical with the Sabeans (also meaning Baptists) in passages of the Quran." (Vol.V.p.268)

منڈائیوں کے عقائد سے متعلق مس ڈرو ور کی رائے ہے کہ ۔

"The faith held all by these people was in fact closely related to Mazdaism, or to early Zoroastrianism as well as some ancient Byblonian cult.

۱۷ے

اس بیان سے بھی ظاہر ہے کہ قرآن میں مذکورہ صابئین منڈائیوں سے مختلف ہیں ۔

قرون وسطی میں صابئین شمالی ایشیائے کوچک میں حران اور اڈسیہ میں موجود تھے لیکن لبعد میں مسلمانوں کے ہاتھوں تقریبًا نابود ہو گئے ۔ یہ آرامی زبان بولتے تھے اور ان کے معابد بھی تھے ۱۸ے ۔ ان میں سے کچھ بابل کے نزدیک رہتے تھے، وہ کہتے تھے کہ ان کے اسلاف نے مصر اور دمشق کی بنیاد رکھی ۔ وہ تاتاریوں کے حملوں کی وجہ سے دمشق سے نکل بھاگے اور صحراؤں میں چلے گئے (تقریبًا گیارھویں صدی میں) وہ سریانی زبان میں کتاب مقدس کی تلاش میں تھے ۔

ان کے پاس لبد کی ایک نقل موجود ہے جسے مذہبی پیشوا پڑھ کر انھیں سناتے ہیں اور جسے تمام صابیئن سمجھتے ہیں ۔

---

17. Madaens of Iraq and Iran, 1962, p. 16.

18. Bedouins, W.S. Blunt, p. 195.

19. Encyclopaedia of Religion and Ethics – The Sabeans, p. 215.